دھان کی پنیری (کاشت اور دیکھ بھال)

(تحریر و ترتیب: آغا جہانزیب)

دنیا کے چاول پیدا کرنے والے ممالک میں پاکستان کو ایک خاص مقام حاصل ہے۔ یہاں پیدا ہونے والا چاول ذائقے، خوشبو اور غذائی عناصر سے بھرپور ہونے کی بناء پر دنیا بھر میں مقبول ہے۔ چاول کو پکانے کے ساتھ ساتھ اس کا آٹا بھی تیار کیا جاتا ہے جو بیکری مصنوعات اور مٹھائیوں کی تیاری میں استعمال ہوتا ہے۔ چاول کے پاؤڈر سے اعلیٰ قسم کا تیل بھی نکالا جاتا ہے۔ ملکی معیشت کے استحکام میں دھان کی فصل کلیدی کردار کی حامل ہے۔ غذائی ضروریات پوری کرنے کے علاوہ چاول کی برآمدات سے کثیر زرمبادلہ کمایا جاتا ہے۔ دھان کی اس اہمیت کے پیش نظر ضرورت اس بات کی ہے کہ نہ صرف دھان کی فی ایکڑ پیداوار میں مزید اضافہ کیا جائے بلکہ اس کی کوالٹی کو بھی بہتر بنایا جائے کیونکہ بیرون ملک برآمدات سے زیادہ زرمبادلہ کمانے کے لیے چاول کی کوالٹی بین الاقوامی معیار کے مطابق ہونا ضروری ہے۔ دھان کو ہر قسم کی زمین میں کاشت کیا جاسکتا ہے سوائے ریتلی زمین کے کیونکہ ریتلی زمین میں پانی کھڑا نہیں رہ سکتا۔ زرخیز زمین کے علاوہ ایسی شورزدہ اور کلراٹھی زمین میں بھی دھان کی فصل کامیابی سے اگائی جاسکتی ہے جہاں کوئی اور فصل کامیاب نہیں ہو سکتی۔ دھان کی منظور شدہ فائن باسمتی اقسام میں سپر باسمتی، باسمتی 385، باسمتی 2000، باسمتی 515، باسمتی 370، باسمتی پاک (کرنل باسمتی)، باسمتی 198 (ساہیوال، اوکاڑہ اور ملحقہ علاقوں کیلئے) اور شاہین باسمتی شامل ہیں۔ غیر باسمتی اقسام میں پی ایس 2 اور پی کے 386 شامل ہیں۔ ہائبرڈ اقسام میں وائے 26، پرائیڈ 1، شہنشاہ 2، پی ایچ بی 71 اور آرائز سوئفٹ شامل ہیں۔ دھان کی منظور شدہ موٹی اقسام میں اری 6، کے ایس 282، کے ایس کے 133، نیاب اری 9، نیاب 2013 اور کے ایس کے 434 ہیں جبکہ فائن (غیر باسمتی اقسام) میں پی ایس 2 اور پی کے 386 شامل ہیں۔ سپر فائن، کشمیرا، مالٹا، ہیرو، سپرا وغیرہ دھان کی غیر منظور شدہ اقسام میں شامل ہیں۔ ان اقسام کی کاشت ہرگز نہ کرنی چاہئے کیونکہ یہ نہ صرف غیر معیاری ہیں بلکہ ان اقسام کا چاول ملاوٹ کے طور پر بھی استعمال کیا جاتا ہے اور معیار کو خراب کرنے کا باعث بنتا ہے۔ اچھی پیداوار حاصل کرنے کے لیے خالص، صحت مند اور بیماریوں سے محفوظ بیج کا انتخاب کیا جائے اور بیج ہمیشہ صاف ستھرا، تندرست اور توانا ہونا چاہئے۔ بیج اس کھیت سے حاصل کیا جائے جہاں گذشتہ سال دھان کی فصل پر کسی بیماری کا حملہ نہ ہوا ہو۔ بیج کا اگاؤ 80 فیصد سے ہرگز کم نہ ہو۔ دھان کے معیاری بیج کی تیاری اور فروخت کیلئے پنجاب میں بہت سے ادارے کام کر رہے ہیں جن میں تحقیقاتی ادارہ دھان، کالا شاہ کاکو سرفہرست ہے۔ اس کے علاوہ پنجاب سیڈ کارپوریشن اور پرائیویٹ ادارے کاشتکاروں کی ضروریات کا صرف قریباً 40 فیصد بیج پیدا کرتے ہیں۔ دھان کے کاشتکاروں کیلئے ضروری ہے کہ وہ اپنی ضروریات کو پورا کرنے کیلئے خود اچھا بیج تیار کریں۔ دھان کا بیج سٹور کرنے کیلئے پٹ سن کی بوریاں استعمال کی جائیں کیونکہ ان میں ہوا کا گزر بآسانی ہوتا ہے۔ بوریوں کو گیلی جگہوں پر سٹور نہ کیا جائے۔ بیج کو سٹور کرتے وقت یہ احتیاط کی جائے کہ بیج میں نمی کا تناسب 12 فیصد سے زیادہ نہ ہو۔ دھان کی فصل کو بکائنی اور پتوں کے بھورے دھبے جیسی بیماریوں سے بچانے کے لئے محکمہ زراعت کے مقامی عملہ کے مشورہ سے سفارش کردہ پھپھوندی کش زہر کاشت سے دو ہفتے قبل بیج کو لگائیں۔ یہ طریقہ خشک بیج کی کاشت والے علاقوں کیلئے ہے۔ جن علاقوں میں کدو کے ذریعے پنیری کاشت کی جاتی ہے وہاں بیج کو دوائی ملے پانی کے محلول میں بحساب 2 تا 2.5 گرام زہر فی لٹر پانی میں 24 گھنٹے تک بھگو کر بیج کو نکال کر سایہ دار جگہ پر رکھیں اور پنیری کاشت کریں۔ دھان کے بیج کی شرح اگاؤ معلوم کرنے کیلئے ذخیرہ شدہ بیج کی ہر لاٹ سے کم از کم 400 بیج لے کر 24 گھنٹے کیلئے پانی میں بھگو دیئے جائیں۔ پھر انہیں گیلے کپڑے میں لپیٹ کر سائے میں 36 سے 48 گھنٹے کے لیے رکھا جائے اور احتیاط کی جائے کہ یہ کپڑا مسلسل گیلا رہے۔ اس دوران بیج انگوری مار آئے گا، اگے ہوئے بیجوں کو گن کر فیصد اگاؤ نکال لیں اور دھان کی پنیری کی کاشت کے وقت شرح بیج اس کے مطابق استعمال کریں۔ دھان کی ایک

ایکڑ کی پنیری اگانے کے لیے اری اقسام کے لیے تر یا کدو کے طریقہ میں 6 سے 7 کلوگرام، خشک طریقہ میں 8 سے 10 کلوگرام اور راب کے طریقہ میں 12 سے 15 کلوگرام بیج استعمال کریں۔ زیادہ پیداوار حاصل کرنے کیلئے پنجاب سیڈ کارپوریشن کا تصدیق شدہ بیج اس کے قائم کردہ مراکز اور مقرر کردہ ڈیلروں سے حاصل کریں۔ اس کے علاوہ رائس ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کالا شاہ کاکو، نیاب فیصل آباد اور پرائیویٹ کمپنیوں سے بھی بیج حاصل کیا جاسکتا ہے۔ پنجاب زرعی پیسٹ آرڈیننس 1959 کے تحت 20 مئی سے پہلے دھان کی پنیری کی کاشت ممنوع ہے کیونکہ دھان کے تنے کی سنڈیاں موسم سرما کو مڈھوں میں سرمائی نیند سو کر گزارتی ہیں۔ روشنی کے پھندوں سے حاصل کردہ اعداد و شمار کے مطابق تنے کی سنڈیوں کے پروانے زیادہ تر مارچ کے آخر اور اپریل کے شروع میں نکلتے ہیں۔ اگر اس دوران دھان کی پنیری کاشت کی گئی ہو تو پروانے ان پر انڈے دے کر اپنی نسل کا آغاز کر دیتے ہیں۔ کاشتکار دھان کی مختلف اقسام کی پنیری کی کاشت اور کھیت میں منتقلی درج ذیل شیڈول کے مطابق کریں۔ کے ایس 282، نیاب اری 9، اری 6، کے ایس کے 133، کے ایس کے 434 اور نیاب 2013 اقسام کی پنیری کی کاشت 20 مئی سے 7 جون تک اور کھیت میں پنیری کی منتقلی 20 جون سے 7 جولائی تک مکمل کریں۔ وائے 26، پرائیڈ 1، شہنشاہ 2، پی ایچ بی 71 اور آرائز سوئفٹ اقسام کی پنیری کی کاشت 20 مئی سے 15 جون تک اور کھیت میں پنیری کی منتقلی پنیری کی عمر 25 سے 30 دن مکمل ہونے پر کریں۔ پی ایس 2، پی کے 386، سپر باسمتی، باسمتی 385، باسمتی 2000، باسمتی 515، باسمتی 370، باسمتی پاک (کرنل باسمتی) باسمتی 198 کی پنیری کی کاشت یکم جون سے 20 جون تک اور پنیری کی کھیت میں منتقلی یکم جولائی سے 20 جولائی تک مکمل کریں۔ شاہین باسمتی کی پنیری کی کاشت 15 جون سے 30 جون تک اور پنیری کی کھیت میں منتقلی 15 جولائی سے 31 جولائی تک مکمل کریں۔ کاشتکاروں کی رہنمائی کے لئے دھان کی پنیری کی کاشت کے طریقے درج ذیل ہیں۔ کدو کے طریقہ کاشت میں دھان کی منظور شدہ اقسام کے بیج کو نمکین پانی میں بھگویا جائے۔ اس مقصد کے لئے 4 گیلن یا 18 لٹر پانی میں 450 گرام خوردنی نمک ڈال کر ہلایا جائے۔ ناقص اور ہلکا بیج اوپر آجائے گا اسے نتھار لیں اور بیج کو پانی سے دھو کر صاف کرلیں۔ بیج سے نمک صاف کرنے کے بعد بیج کو 24 گھنٹے پانی میں بھگویا جائے اور انگوری مارنے کیلئے بیج کو سایہ دار جگہوں پر چھوٹی ڈھیریوں یعنی 15 سے 20 کلوگرام فی ڈھیری کی شکل میں رکھا جائے اور گیلی بوریوں سے ڈھانپ دیا جائے۔ زیادہ گرمی سے بچانے کیلئے بیج کو دن میں دو سے تین مرتبہ ہلایا جائے اور اس پر پانی کے چھینٹے مارے جائیں تاکہ بیج خشک نہ ہو جائے۔ بیج کو ڈھانپنے والی بوری کو بھی گیلا رکھا جائے۔ بیج 36 سے 48 گھنٹے میں انگوری مارے گا۔ کھیت میں پنیری کاشت کرنے سے پہلے ایک یا دو دفعہ خشک ہل چلا کر اسے پنیری بونے سے 3 دن پہلے پانی سے بھر دیا جائے۔ کھڑے پانی میں دوہرا ہل بمعہ سہاگہ چلایا جائے۔ پنیری کے لئے کھیت تیار کرنے کے بعد اس کو دس دس مرلے کے چھوٹے پلاٹوں میں تقسیم کر دیا جائے اور کھیت میں انگوری مارے ہوئے بیج کا چھٹہ دیا جائے۔ چھٹہ دیتے وقت کھیت میں ایک سے ڈیڑھ انچ پانی کھڑا ہونا چاہئے۔ بیج کا چھٹہ شام کے وقت بہتر رہتا ہے۔ اگلی شام کھیت سے فالتو پانی نکال دیں اور صبح دوبارہ پانی لگایا جائے۔ ایک ہفتہ تک یہ عمل جاری رکھا جائے۔ پنیری کا قد بڑھنے پر پانی کی گہرائی بڑھا دی جائے لیکن پانی کی گہرائی تین انچ سے زیادہ نہ ہو۔ اری اقسام کا ایک کلوگرام فی مرلہ اور باسمتی کا 500 سے 750 گرام فی مرلہ انگوری مارا ہوا بیج شام کے وقت بکھیرا جائے اس طریقہ سے کاشتہ دھان کی پنیری 25 سے 30 دن میں تیار ہو جائے گی۔ اگر پنیری کمزور ہو تو یوریا ایک پاؤ (250 گرام) یا کیلشیم امونیم نائٹریٹ (400 گرام) فی مرلہ کے حساب سے چھٹہ دیا جائے اور کھاد کا چھٹہ لاب کی منتقلی سے تقریباً دس دن پہلے مکمل کیا جائے۔ اگر لاب لگانے کا رقبہ زیادہ ہو تو پنیری ہفتہ دس دن کے وقفہ سے قسطوں میں کاشت کی جائے۔ تاکہ پنیری منتقلی کے وقت زیادہ عمر کی نہ ہو جائے۔ خیال رہے کہ ایک دفعہ کاشت کی ہوئی پنیری 30 سے 40 دن کے دوران کھیت میں منتقل ہو جانی چاہیے۔ اس لئے بھی ضروری ہے کہ پنیری کی منتقلی کا دورانیہ لمبے عرصہ پر محیط نہ ہو تاہم پنیری کی منتقلی آخر جولائی تک مکمل کر لینی چاہئے۔ دھان کی پنیری کی کاشت کا خشک طریقہ ان علاقوں میں رائج ہے جہاں زمین میرا ہے اور پانی کھڑا نہیں ہوسکتا۔ اس طریقہ میں زمین کو پانی دے کر وتر حالت میں لایا جائے پھر دوہرا ہل اور سہاگہ دیا جائے۔ پنیری کاشت کرنے سے قبل دوہرا ہل چلا کر سہاگہ دیا جائے اور تیار شدہ کھیت میں

خشک بیج کا چھٹہ اری اقسام ڈیڑھ کلوگرام فی مرلہ اور باسمتی اقسام تین پاؤ (750 گرام) فی مرلہ کے حساب سے دیا جائے۔ پھر اس پر روڑی، توڑی، پھک یا پرالی کی ایک انچ موٹی تہہ بکھیر دی جائے اور ہلکا پانی دیا جائے۔ جس نکے سے پانی دیا جائے اس کے آگے سوکھی گھاس وغیرہ رکھ دی جائے تاکہ پانی کا زور کم ہو جائے اور بیج بہہ نہ جائے۔ توڑی یا پرالی کو چند دن بعد اٹھا لیا جائے تاکہ پنیری پر سورج کی روشنی پڑ سکے۔ اس طریقہ میں کدو والے طریقہ کے مقابلہ میں بیج کی ڈیڑھ گنا مقدار استعمال کی جاتی ہے۔ اس طریقہ سے پنیری 35 سے 40 دن میں تیار ہو جاتی ہے۔ جڑی بوٹیوں کے کنٹرول کیلئے بیج کے اگنے کے 15 دن بعد محکمہ زراعت کیمقامی عملہ کے مشورہ سے سفارش کردہ جڑی بوٹی مار زہریں استعمال کریں۔ راب کا طریقہ ڈیرہ غازی خان اور مظفر گڑھ کے اضلاع میں رائج ہے جہاں زمین عموماً سخت ہوتی ہے۔ کھیت کو ہموار کر کے گوبر، پھک یا پرالی کی 2 انچ (پانچ سینٹی میٹر) موٹی تہہ ڈال کر صبح یا دوپہر کے وقت آگ لگائی جائے اور راکھ ٹھنڈی ہونے پر اس کو کسی یا کسولہ کے ذریعے مٹی میں اچھی طرح ملا دیا جائے۔ بعد ازاں 2 کلوگرام فی مرلہ اری اور 1 کلوگرام فی مرلہ باسمتی اقسام کے حساب سے خشک بیج کا چھٹہ دیا جائے اور کیاریوں میں آہستہ آہستہ پانی لگایا جائے۔ اس طریقہ سے پنیری 35 سے 40 دن میں تیار ہو جاتی ہے۔ ہماری زمینوں میں نامیاتی مادہ کی مقدار بہت کم ہے جس کی بڑی وجہ سخت گرمی ہے۔ زمین میں نامیاتی مادہ کی مناسب مقدار دھان کی اچھی فصل کیلئے بہت ضروری ہے۔ ہمارے موسمی حالات کے مطابق دھان کاشت کے علاقوں میں ڈھانچہ یا جنتر کو بطور سبز کھاد استعمال کرنے کے مثبت نتائج برآمد ہوئے ہیں۔ اس طریقہ میں گندم کی کھڑی فصل میں مارچ کے آخری یا اپریل کے پہلے ہفتہ میں گندم کو آخری پانی لگانے کے وقت ڈھانچہ کا بیج بحساب 20 کلوگرام فی ایکڑ چھٹہ کیا جاتا ہے۔ گندم کی کٹائی کے فوراً بعد بھی دھان کی باسمتی اقسام کے کاشتکار سبز کھاد کیلئے ڈھانچہ کو کاشت کر سکتے ہیں۔ چھٹہ دینے سے پہلے ڈھانچے کے بیج کو چند گھنٹے کیلئے پانی میں بھگو لیا جاتا ہے۔ جب گندم کاٹی جاتی ہے تو ڈھانچہ اگ چکا ہوتا ہے اور اس وقت پودوں کا قد تقریباً 1 سے 2 انچ ہوتا ہے۔ گندم کی کٹائی کے وقت ڈھانچہ کے پودے چھوٹے ہونے کی وجہ سے کٹائی سے بچ جاتے ہیں۔ اگر چند پودے کٹ بھی جائیں تو ان کی دوبارہ شاخیں نکل آتی ہیں۔ اس طریقہ سے اگایا ہوا ڈھانچہ جون کے وسط میں کھیت میں دبانے کے قابل ہو جاتا ہے۔ ڈھانچہ کی تیز بڑھوتری کیلئے اس کو تر وتر کا پانی لگانا چاہیے کیونکہ ڈھانچہ کو زیادہ پانی کی ضرورت ہوتی ہے۔ کاشتکار ڈھانچہ کو دبانے کے 15 دن بعد لاب منتقل کر سکتے ہیں اور اس کے گلنے کے عمل سے دھان کے پودوں کو نقصان نہیں ہوتا۔ دھان کی پنیری پر ٹوکا اور تنے کی سنڈی کا حملہ ہوتا ہے۔ ایسی صورت میں کاشتکار محکمہ زراعت کے مقامی عملے کے مشورے سے دانہ دار زہر سپرے کریں۔

☆☆☆